پیپل کا درخت

ہم کو ہر سال ہی گرمی سے بچایا تو نے
دھوپ کے وقت کیا نرم سا سایہ تو نے

تیرے احسان ہیں اتنے کہ چکائیں کیسے
فائدے اتنے زمانے کو سنائیں کیسے

ہم کو بارش میں بھی رہتا تھا سہارا تیرا
دھوپ کے وقت جو ملتا تھا کنارا تیرا

میرے کالج کے صحن میں ہے یہ اونچا سا درخت
نام پیپل ہے جو دیتا ہے گھنی چھاؤں ہمیں

اس کی اونچائی میں پوشیدہ ہیں عظمت کے نشاں
خوبیاں اتنی ہیں کیا ہوگا بھلا اس کا بیاں

پڑھنے والوں کے لیے آج بھی ہے وجہِ سکوں
علم کا بڑھتا ہے سایے میں ترے جوشِ جنوں

ڈاکٹر عتیق اجمل وزیر
غالب کالونی، جیلان آباد، گلبرگہ، کرناٹک

آدمی

اِس کو بھی تو کمال بتاتا ہے آدمی
جو ہنس رہے ہیں اُن کو رُلاتا ہے آدمی

اپنے پڑوسیوں کو ستاتا ہے آدمی
اِس پر بھی خود کو نیک بتاتا ہے آدمی

اپنی برائیوں پہ نظر ڈالتا نہیں
اوروں کے عیب خوب گناتا ہے آدمی

اخلاق بھی خراب ہے کردار بھی خراب
پر خود کو اعلیٰ ذات بتاتا ہے آدمی

چوری کا مال بیچتا ہے سستے دام پر
ایماندار خود کو بتاتا ہے آدمی

ثابت کیا ہے اس کو سکندر نے مرتے دم
دنیا سے خالی ہاتھ ہی جاتا ہے آدمی

یہ تجرباتِ کوثرؔ امروہوی کے ہیں
کمزور آدمی کو دباتا ہے آدمی

کوثرؔ امروہوی
C-25/2، گلی نمبر 17/3، چوہان بانگر، جعفرآباد، دلی۔53